قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 31 دسمبر 2021ء | 26 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 31 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:313

فرمانِ رسولؐ

بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہلال کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ أَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَ مْنِ وَالْإِیمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّی وَرَبُّکَ اللّٰہُ

اے اللہ! اس کو ہم پر طلوع کر، سعادت اور ایمان کے ساتھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر:5565)

حضرت قتادہؓ تابعی سے روایت ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے:

ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد اٰمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ یہ خیر و رشد کا چاند ہے، یہ خیر و رشد کا چاند ہے، یہ خیر و رشد کا چاند ہے، میں ایمان لایا اس پر جس نے تجھے پیدا کیا ہے یہ تین مرتبہ فرماتے، پھر فرماتے: شکر ہے، اس اللہ کا جو فلاں مہینہ لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔

(سنن ابی داؤد جلد چہارم حدیث نمبر:5092)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

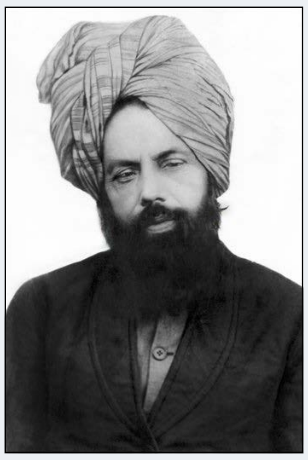

توبہ استغفار کی تلقین

لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یاعباداللہ! خدا سے ڈرو آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔

استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آج کل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفراللہ استغفراللہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا جب کہ اس کے معنی بھی کسی کو معلوم نہیں۔۔۔۔ استغفار کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سے اپنے گزشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔۔۔

توبہ کے معنی ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے۔۔۔۔ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 607-608 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪﴿۴﴾

(العصر:2-4)

ترجمہ: زمانے کی قسم! یقیناً (دنیادار) انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

استغفار کیا ہے؟ اپنے اگلی پچھلے گناہوں سے بخشش طلب کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا تاکہ گناہوں سے بچتا بھی رہے تو بہ یہ ہے کہ جن غلط کاموں میں پڑا ہوا ہے ان سے کراہت کرتے ہوئے ان سے بچے رہنے کا پکا اور پختہ اور مصمم ارادہ کرنا۔ اور پھر اس ارادے پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کاربند رہنا، اس پر عمل کرنا کہ کوئی بھی چیز اس کو اس سے ہلا نہ سکے۔

(خطبات مسرور جلد نہم صفحہ 238)

ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لیے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو خدا کرے کہ ہماری یہ سوچ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گزشتہ فضلوں کا بھی شکر گزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

(خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 2)

اس شمارہ میں

- مندر جلانے والے، گنبد گرانے والے (منظوم)
- امریکہ میں نئے سال منانے کا طریق
- آسٹریلیا میں سال نو پر بدرسومات اور جماعت احمدیہ کی تعلیم
- میں اپنا ناصرات کا عہد کیسے پورا کرسکتی ہوں؟

دربارِ خلافت

جب حضور علیہ السلام سامنے آجاتے تھے، بے اختیار رونا آجاتا تھا اور گویا حضور معشوق تھے اور یہ ناچیز عاشق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ ولد عمر بخش صاحب فرماتے ہیں کہ: مَیں مدرسہ سنگھونی ریاست پٹیالہ میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ ماہ بھادوں (جو برسات کے بعد اگست کا مہینہ ہوتا ہے) کہتے ہیں اُس وقت موسمی تعطیلات ہوئیں۔ مجھے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا۔ میرا بچہ عبد الغفار مرحوم دو سال کا تھا۔ اُس کے بدن پر پھوڑے نکلے ہوئے تھے جو اچھے نہ ہوتے تھے۔ میں اُس کی پرواہ نہ کر کے وہاں سے چل پڑا اور سرہند کے مولوی محمد تقی صاحب کو ساتھ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی۔ جب میں تقریباً ایک ماہ یہاں گزار کر گھر پہنچا تو مَیں نے لڑکے کو بالکل تندرست دیکھا۔ میری بیوی نے کہا کہ میں نے اس کو نہلانا چھوڑ دیا تھا، پھوڑے اچھے ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 7 صفحہ 146 روایت حضرت مولا بخش صاحبؓ)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں: مَیں نے 1898ء کے قریب ایک رؤیا دیکھی تھی کہ مَیں ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر رُو بہ مشرق کھڑا ہوں۔ میرے دونوں ہاتھ پوری وسعت کے ساتھ شانوں کے برابر پھیلے ہوئے ہیں اور میری دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سورج کا زرّیں کُرّہ بلور کی طرح چمکدار موجود ہے اور چاند کا کُرّہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر تین فٹ کی بلندی پر آ پہنچا ہے۔ مشرق سے ایک دریا پہاڑ سے جانب جنوب ہو کر گزرتا ہے اور دریا اور پہاڑ کے درمیان میں وسیع میدان اور سبزہ زار ہے۔ بعد میں یہ تعبیر کھلی کہ پہاڑ سے مراد عظمت اور رفعت ہے۔ سورج سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور چاند سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدرِ کامل ہیں۔ اور دریا سے مراد علومِ آسمانی ہیں جو مشرق کی طرف سے مغرب کو فیضیاب کر دیں گے اور چاند کا تین فٹ دور ہاتھ سے بلند ہونا ظاہر کرتا تھا کہ تین سال کے بعد احمدیت نصیب ہو گی''۔ 1898ء میں خواب دیکھی تھی چنانچہ 1901ء میں اُن کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 7 صفحہ 200-202 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ سابق انسپکٹر پولیس پٹیالہ فرماتے ہیں کہ سن 1900ء میں گرمی کا مہینہ تھا کہ ایک خادم مع ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے قادیان بارادہ بیعت گیا۔ مغرب کے قریب قادیان پہنچا۔ قادیان کے کچے مہمان خانے میں بستر رکھ کر مسجد مبارک میں گیا۔ حضرت مرزا صاحب نماز مغرب کے لئے اندرونِ خانہ سے تشریف لائے۔ چونکہ کچھ اندھیرا ہو گیا تھا، بہت فربہ معلوم ہوئے۔ کیونکہ خادم شہری آب و ہوا میں پرورش پایا ہے شیطان نے دل میں ڈالا۔ موٹا کیوں نہ ہو۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ان کو خیالات آئے کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے صحیح طرح نظر نہیں آیا۔ شیطان نے دل میں ڈالا کہ موٹے کیوں نہ ہوں۔ لوگوں کا ماس خوب کھاتے ہیں۔ پھر اندر سے بہت سی عورتوں کے بولنے کی آوازیں آئیں۔ پھر دل میں وسوسہ پیدا ہوا، شیطان نے ڈالا کہ اس کی نیک چلنی کا کیا پتہ ہے۔ نفس کے ساتھ سخت جدوجہد ہوئی کہ تمام بدن پسینہ پسینہ ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نفس نئے سے نئے پلید خیالات لاتا تھا۔ میں نماز میں دعا کرتا رہا کہ اے خدا! اگر یہ شخص سچا ہے تو میں اس کے دروازہ سے نامراد اور ناکام واپس نہ جاؤں۔ مگر دل کی کوئی اصلاح نہ ہوئی۔ نماز کے بعد مہمان خانے میں واپس آ گیا اور فیصلہ کیا کہ ایسے حالات میں بیعت کرنا درست نہیں ہے۔ یہ یاد نہیں کہ عشاء کی نماز پڑھی یا نہیں اور پڑھی تو کہاں پڑھی۔ مغموم حالت میں سو گیا۔ رات کے دو یا تین بجے کا وقت ہو گا کہ ایک شخص نے مجھ کو گلے سے پکڑ کر چارپائی سے کھڑا کر دیا۔ یعنی خواب میں یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اور اس زور سے میرا گلا دبایا کہ جان نکلنے کے قریب ہو گئی اور کہا تُو نہیں جانتا کہ مرزا کون شخص ہے؟ یہ وہ شخص ہے جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اپنے دعوے میں بالکل صادق ہے۔ خبردار اگر کچھ اور خیال کیا اور مجھ کو چارپائی پر دے مارا۔ اور کہتے ہیں کہ ایسی دہشت والی خواب تھی کہ خوفزدہ ہو کے میری آنکھ کھل گئی۔ اُس وقت میری آنکھوں میں آنسو تھے اور گلا سخت درد کر رہا تھا جیسے فی الواقعہ کسی نے دبایا ہو۔ حالانکہ یہ سب خوابی کیفیت تھی۔ دل سے دریافت کیا

بقیہ صفحہ 9 پر

مندر جلانے والے، گنبد گرانے والے

مندر جلانے والے، گنبد گرانے والے
عشاق نِت نئے ہیں امت لڑانے والے

مولا! یہ تیرے بندے آئے ہیں تیرے در پر
محروم رہ نہ جائیں آنسو بہانے والے

گو آج ہیں مسلط ہم پر بہت اندھیرے
کل ہم ہیں صبحِ نو کا اعزاز پانے والے

ان کو تباہ کر دے، یہ التجا ہے یا رب!
بچ کر نہ جائیں ہرگز یہ ظلم ڈھانے والے

مہلت نہ دے شریروں کو، پیس ڈال سب کو
پھر مسکرا نہ پائیں ہم کو رلانے والے

تحریر لکھ کے رکھو اپنے صندوقچوں میں
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے

مانگو دعائیں عارف! موقع ہے یہ غنیمت
جب سامنے کھڑے ہیں تیر آزمانے والے

عبدالسلام عارف

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

امریکہ میں نئے سال کی رسومات اور جماعت احمدیہ کا نئے سال کو منانے کا طریق

جہاں جہاں گریگورئین کیلنڈر رائج ہے سال کا اختتام 31 دسمبر اور آغاز یکم جنوری سے ہوتا ہے امریکہ میں سالِ نَو کے موقع پر ہر چھوٹے بڑے شہر میں جشن کا سماں ہوتا ہے رات دیر تک جاگتے ہیں خوشی منانے کا ان کا اپنا انداز ہے جتنی بڑی خوشی اتنے بڑے اہتمام۔ کرسمس کی وجہ سے بڑی چھوٹی عمارتیں بازار گلیاں درخت پہلے ہی برقی قمقموں اور طرح طرح کی سجاوٹوں سے جگمگا رہے ہوتے ہیں۔ برف کی دبیز تہیں روشن شہروں کو جاذب نظر بناتی ہیں ہر کس و ناکس خوشی منانے کے موڈ میں ہوتا ہے۔ امریکہ کی آبادی مختلف رنگ ونسل مختلف مذہبی اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھتی ہے۔سب کے ملنے سے جو کلچر وجود میں آیا ہے اس پر تجارتی فائدے نے اپنا طاقتور اثر دکھایا ہے۔ ہر تہوار پر خرید و فروخت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس سے ایسے رسوم و رواج جنم لیتے ہیں جن سے زیادہ سے زیادہ سرمایا حاصل ہو۔ نئے سال کی آمد سے پہلے ہی سٹوروں میں تہنیتی کارڈوں کی بھرمار ہوجاتی ہے جو کافی مہنگے ہوتے ہیں ان کی ترسیل پر ڈاک کا نظام گھٹنے ٹیکنے لگتا ہے۔ کثرت سے تحائف دئے جاتے ہیں بزرگوں سے ملنا خیریت دریافت کرنا اور تحائف دینا معمول ہے۔ بچھڑے ہوئے دوستوں سے ملنا اور ناراضگیاں دور کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ ہم خیال دوست جمع ہوتے ہیں اور اپنا وقت ہلّے گلّے میں گزارتے ہیں۔شور شرابے، شراب کباب، ناچ گانے آتشبازی سے خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ سال کو رخصت بھی بے سود غل غپاڑے سے کرتے ہیں اور استقبال بھی لہو ولعب کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ایک معاشرتی مزاج بن گیا ہے عوام سود و زیاں کے احساس سے بے نیاز ایک رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ رات کو دیر تک راگ و رنگ میں دعوت ِعیش دیتے ہیں گھڑیاں بارہ بجاتی ہیں تو ان کے بھی بارہ بج جاتے ہیں ہر قسم کا اودھم عروج پر پہنچ جاتا ہے۔

سب سے بڑا اجتماع نیو یارک کے ٹائم سکوائر میں ہوتا ہے کم و بیش دس لاکھ افراد شدید سردی میں آسمان کے نیچے کھڑے رات بھر نئے سال کے گیت گاتے ہیں اور ہاؤ ہو کرتے ہوئے 5400 کلو گرام وزن اور 3.7 میٹر قطر کا کرسٹل کے بال گرنے کا نظارہ کرتے ہیں دنیا بھر میں قریباً ایک ارب افراد اس گیند کا دیدار کرنے کے لئے ٹی وی پر نظریں گاڑے بیٹھے رہتے ہیں۔مختلف شہروں میں اپنے اپنے انداز میں نئے سال کا استقبال کیا جاتا ہے۔جس میں پارٹیاں ' دعوتیں ملنا جلنا آتش بازی قدر مشترک ہے۔ شراب نوشی اور دادعیش پر بہت سا مال خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ رات بھر جب تک آنکھوں میں دم اور ہاتھ میں جنبش رہتی ہے چلتا ہے۔ بے حد اور بے قید لذت یابی کے بعد نئے سال کی جو پہلی صبح طلوع ہوتی ہے اخلاقی بے رہ روی کی مزید گراوٹ۔ مدہوش ڈرائیوروں کے حادثات 'آتش بازی سے نقصانات 'سڑکوں پر کچرے ' مال کے ضیاع اور وقت کی تباہی کے ہوش ربا ناخوشگوار اعداد و شمار بتاتی ہے۔ اس موقع پر پھونکا ہوا پیسہ امریکہ اور دنیا کے کتنے غریبوں کے درد کا درماں بن سکتا ہے۔خوشی کے موقع پر خوشیاں منانے کا سب کو حق ہے مگر اتنا کچھ کھو کر جشنِ تباہی منانا دانشمندی نہیں۔

زمانے کی قسم انسان خسارے میں ہے یہ خسارے کا سودا اللہ پاک سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہوا ہے قرآن پاک کے بتائے ہوئے انسانی پیدائش کے مقصد سے غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔قرآن مجید میں تنبیہ موجود ہے۔

اَلَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَہُمۡ لَہۡوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتۡہُمُ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ۚ فَالۡیَوۡمَ نَنۡسٰہُمۡ کَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ یَوۡمِہِمۡ ہٰذَا ۙ وَ مَا کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۵۲﴾

(الاعراف: 52)

ترجمہ: (اُن پر) جنہوں نے اپنے دین کو لغویات اور کھیل کود بنا رکھا تھا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا۔ پس آج کے دن ہم بھی انہیں اسی طرح بُھلا دیں گے جیسے وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا بیٹھے تھے اور بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

درد عہدِ نَو کا ہے میرے دیدۂ تر میں
جہل کے جزیرے ہیں علم کے سمندر میں
بحر و بر کی ہر طاقت لے کے اپنے قبضے میں
وقت کے خداؤں نے کیا لکھا مقدر میں

احمدی سال نو پر کیا کرتے ہیں؟

احمدی یعنی حقیقی اسلام کو ماننے اور عمل کرنے والے کسی ایک ملک میں نہیں رہتے۔ خدا کے فضل سے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ نیا سال قرآنی تعلیمات اور اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں مناتے ہیں ان کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی نصائح ہوتی ہیں۔ نئے سال کے آغاز میں نوافل اور تہجد میں خدا تعالیٰ سے رحم 'عفو' عافیت اور نصرت کی بھیک مانگتے ہیں۔ بلاؤں کو ٹالنے کے لئے صدقات دیتے ہیں۔ رخصت اور استقبال میں صدق نصیب ہونے کی دعا کرتے ہیں:

وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۱﴾

(بنی اسرائیل:81)

اور تو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

نئے سال کے آغاز پر آنحضورؐ کی سکھائی ہوئی دعا بھی لبوں پر رہتی ہے

اَللّٰھُمَّ أَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِیمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْإِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ۔
(مُعجم الصحابہ للبغوی ص 1539)

ترجمہ: اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور رحمن کی رضامندی اور شیطان کے بچاؤ کے ساتھ داخل فرما۔

نماز فجر کے بعد بڑے شہروں میں خدام ٹولیوں میں رضا کارانہ طور پر رات کا کچرا صاف کرنے کے لئے بڑے بڑے تھیلے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔شدید سردی میں نوجوانوں کو عباد الرحمان کی یہ خدمت کرتے دیکھ کر لوگ بہت متأثر ہوتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ ان جنونی خدمت گزاروں کو بہت سراہتے ہیں۔ احمدیوں کے انداز اور کردار سب سے جدا ہیں کیونکہ ان کا قرآن پاک پر عمل ہے قرآن پاک نے لہو ولعب اور لغو سے اعراض کا حکم دیا ہے لَہو سے مراد جو غافل کردے 'لَعَب سے مراد جو بے حقیقت ہو۔ لَغو سے مراد کُل باطل کُل معاصی ،ان سے منہ موڑنے والوں کو فلاح پانے والوں میں شمار کیا ہے

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ﴿۴﴾

(المؤمنون: 4)

اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سال نو کے موقع پر اپنا ایک واقعہ سناتے ہیں۔

''مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں New Year's day کے موقع پر پیش آیا یعنی اگلے روز نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹریفالگر سکوائر Trafalgar Square میں اکٹھے ہوکر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں، کوئی مذہبی روک نہیں ہر قسم کی آزادی ہے اس وقت اتفاق سے وہ رات بوسٹن اسٹیشن پر آئی مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال نیا دن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں مجھے بھی موقع ملا میں بھی وہاں کھڑا ہوگیا اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا کچھ دیر بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہوگیا ہے اور پھر نماز میں نے ابھی ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کے رو رہا ہے میں گبھرا گیا میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہوگیا ہوں اس لئے شاید بے چارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے تو اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہوگیا ہے ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کررہا ہے اس چیز نے اور اس موازنہ نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا کہ میں برداشت نہیں کرسکا چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا

God bless you. God bless you God bless you. God bless you.

خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے

(خطبہ جمعہ 20اگست 1982ء)

احمدیوں کے لئے سب سال مبارک ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یکم جنوری 1999ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:

’’سب سے پہلے تو تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لئے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو بہرصورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جارہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور ان شاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی‘‘

(الفضل 12/ اپریل 1999ء)

سال نو اپنے جائزہ، نوافل، دعا اور صدقات سے منائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا جائزہ لینے کے لئے ایک سوالنامہ دیا ہے پڑھتے جائیں اور دل ہی دل میں جواب بھی دیتے جائیں

1۔کیا ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم تھا کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

’’توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

2۔کیا ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن تھا۔

3۔کیا ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے تھے۔

4۔ کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا؟ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہوگئی تھیں۔

5۔کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟ یعنی ایسا موقع آنے پر جب سچائی کے اظہار سے اپنا نقصان ہو رہا ہو لیکن پھر بھی سچائی کو نہ چھوڑا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا معیار یہ مقرر فرمایا ہے کہ: ’’جب تک انسان اُن نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

6۔کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دُور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہوں۔ یعنی آجکل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے۔ یا اس قسم کی چیزیں اور ان پر ایسے پروگرام جو خیالات کے گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں اگر ہم ان ذریعوں سے گندی فلمیں اور پروگرام دیکھ رہے ہیں تو ہم عہد بیعت سے دُور ہٹ گئے ہیں اور ہماری حالت قابل فکر ہے کیونکہ یہ باتیں ایک قسم کے زنا کی طرف لے جاتی ہیں۔

7۔کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں؟ کیونکہ بدنظری کا جہاں تک سوال ہے۔ اس میں یہ جو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور غضِّ بصر سے کام لو، یہ عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ہے کیونکہ کھلی نظر سے دیکھنے سے (بدنظری کے) امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

8۔کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 153مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث نمبر 4178عالم الکتب بیروت 1998ء)

9۔کیا سودا بازی میں جھوٹ تو نہیں بولا قسمیں اٹھا اٹھا کر قیمتیں تو نہیں بڑھائیں شکر اور صبر نہ کرنے والوں کو بھی آنحضرتؐ فاسق فرمایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 385-386 حدیث عبد الرحمن بن شبل حدیث نمبر 15752-15753عالم الکتب بیروت 1998ء)

10۔کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے۔ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی ایک ہاتھ زمین بھی دبا لینا۔ تھوڑی سی زمین بھی کسی کی دبا لینا یا کسی کا ایک کنکر جو چھوٹا سا پتھر جو ہے، کنکری، مٹی کا ٹکڑہ، وہ بھی غلط طریق سے لینا ظلم ہے۔

(صحیح البخاری کتاب فی المظالم و الغضب باب اثم من ظلم شیئا من الارض حدیث 2452)

11۔کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بھی خیانت نہیں کرنی جو تم سے خیانت کرتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ حدیث 3534)

یہ ہے معیار۔

12۔کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریر ترین لوگ فسادی ہیں اور یہ فسادی ہیں جو چغل خوری سے فساد پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کی بات وہاں لگائی، اِدھر سے اُدھر بات پھیلائی وہ لوگ فسادی ہیں۔ جو لوگ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں وہ فسادی ہیں۔ جو فرمانبردار ہیں، اطاعت کرنے والے ہیں، نظام کی ہر بات کو ماننے والے ہیں یا دین کی ہر بات کو ماننے والے ہیں انہیں کسی غلط کام میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ فسادی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 914حدیث اسماء بنت یزید حدیث نمبر 28153عالم الکتب بیروت 1998ء)

13۔کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟ آجکل کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے حیائی پھیلی ہوئی ہے ان نفسانی جوشوں سے بچنا بھی ایک جہاد ہے۔

14۔کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں۔ سال میں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ تلقین فرمائی ہے، نصیحت فرمائی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ حدیث (82)

15۔کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ نماز تہجد کا التزام کرو۔ اس میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرو؟ یہ صالحین کا طریق ہے۔ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس کی عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیؐ حدیث 3549)

16۔کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں کہ یہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درود کے بغیر دعائیں ہیں تو یہ زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہر جاتی ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصلاۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ حدیث 486)

17۔کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی باقاعدگی سے کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

(سنن ابی داؤد ابواب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

18۔کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے، بے برکت ہوتا ہے، بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1894)

19۔کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟ کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچ رہی ہیں؟

20۔کیا ہم عفو اور درگزر سے کام لیتے رہے ہیں؟

21۔کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے۔

22۔کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے

ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا کہ میری دعائیں کیوں قبول نہیں کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا۔ اگر یہ شکوہ ہے تو کوئی انسان مومن نہیں رہ سکتا۔

23۔کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رسوم اور بدعات تمہیں گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں ان سے بچو۔

(سنن الترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع حدیث 2676)

24۔کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟

25۔کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ حدیث 91)

26۔کیا ہم نے خوش خُلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟ مسکینوں کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کتنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔ مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں ہی اٹھانا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب مجالسۃ الفقراء حدیث 4126)

27۔کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت وعظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا۔

28۔کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی۔ اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی۔ اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے اور اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ دوسرے معبودوں سے دستکش ہو جاؤ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 152 کتاب الایمان والاسلام من قسم الافعال، فی فصل الثانی، فی حقیقۃ الاسلام حدیث نمبر 1378 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004)

29۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟

30۔کیا اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔

(المعجم الاوسط جزء 4 صفحہ 153 من اسمہ محمد حدیث نمبر 5541 دار الفکر عمان 1999ء)

پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

31۔کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں۔ ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں۔ اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں۔

32۔کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوّت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہے کہ باقی تمام دنیوی رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں، معمولی سمجھے جانے لگیں۔ پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی دعا سال کے دوران کرتے رہے؟ کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

33۔کیا خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے۔ ؟

آپ نے سورۃ بقرہ کی یہ دعا کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: 202) اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس یہ وہ حقیقی مومن ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دنیا کی حسنہ بھی مانگتے ہیں اور آخرت کی حسنہ بھی مانگتے ہیں۔ نئے سال کے شروع ہونے کی دعا میں صرف دنیاوی ترقیات ہی نہیں مانگتے بلکہ روحانی ترقی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔صرف اپنی بہتری کے لئے ہی نہیں سوچتے بلکہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی سوچتے اور دعا کرتے ہیں۔ پس تقویٰ پر چلنے والے اور حقیقی مومن جہاں دنیا کی حسنات کی تلاش میں ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ سے آخرت کی حسنہ کے حصول کی بھی دعا کرتے ہیں تا کہ یہ ہر دو حسنات جو ہیں انہیں آگ کے عذاب سے بچائیں گے۔ یہ ایک ایسی جامع دعا ہے جو عارضی حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے اور مستقل حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے۔

(خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2016ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئے سال پر دعائیں

سب سے پہلے تو میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ ہم ہر سال کی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اُس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔‘

(الفضل انٹرنیشنل جلد 17شمارہ 4مورخہ 22جنوری تا28جنوری 2010ء صفحہ 5تا 8)

تم کو ایک نور دیا جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہوجائیں گی۔غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے تقویٰ' سے جاہلیت ہرگز جمع نہیں ہوسکتی ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقویٰ کم و بیش ہوسکتا ہے‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 177-178)

محمد امجد خان۔ نمائندہ الفضل آن لائن آسٹریلیا

آسٹریلیا میں سال نو پر بد رسومات اور جماعت احمدیہ کی تعلیم

دیگر مغربی معاشروں کی طرح آسٹریلوی معاشرے میں بھی نئے سال کی آمد پر نیو ایئر منانے کے نام پر شراب نوشی، ہلڑ بازی اور بے حیائی کا بازار گرم کیا جاتا ہے۔ رات بارہ بجے کے بعد سال نو کے آغاز پر نائٹ کلبس، گلیوں اور بازاروں اور نجی تقریبات میں شور شرابا اور بے حیائی برپا کی جاتی ہے۔سڑکوں، بسوں، پارکوں اور ہوٹلوں میں نشے میں دھت افراد کہیں مدہوش، کہیں لڑائی جھگڑا اور کہیں الٹیاں کرتے نظر آتے ہیں۔ نئے سال کا آغاز دنیا پرستی کی جانورروں سے بدتر شکل رسومات سے کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ وہ خدا سے بہت دور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے نکل گئی۔ اُن کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیے ہیں پس تم اس جذام سے دور رہو۔ خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انھوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی ان ہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لیے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔

(کشتی نوح)

دنیا بھر کے احمدیوں کی طرح آسٹریلیا میں نئے شمسی سال کا آغاز مساجد اور گھروں میں نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد نئے سال میں کامیابیوں، خدمت انسانیت اور تقویٰ میں ترقی کی دعاؤں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یکم جنوری کے دن خدام، انصار اور اطفال رضا کار ٹاؤن سینٹرز میں خدمت خلق کے جذبے سے معمور ہو کر صفائی کی غرض سے نکلتے تھے مگر بعد میں مقامی کونسل کے منع کرنے پر اس کو ترک کرنا پڑا۔

سال نو جیسے موقعہ پر اس کے استقبال اور اس کے منانے کے لیے جماعت احمدیہ کی تعلیم انتہائی حسین، جامع اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

دو دن بعد ان شاءاللہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ لیکن دنیا والے چاہے وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلموں میں سے دونوں کا مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غل غپاڑے اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31 دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی شب کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری رات صرف شور شرابے کے لیے، شراب کباب کے لیے، ناچ گانے کے لیے جاگتے ہیں۔ گویا گذشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لیے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہیے۔ ایک مومن کی تو شان یہ ہے کہ نہ صرف لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اُس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کا مقصد پورا کیا ہے یا تقریباً کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں۔ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے، ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارک بادوں اور دنیا داری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئیں ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ ہمارا آنے والا سال گذشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول ﷺ پر چلنے والا دن ہو۔

(خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2016ء)

ایک اور خطبہ جمعہ یکم جنوری 2010ء میں ارشاد فرمایا:

نئے سال کے پہلے دن کو ہی اس طرح دعاؤں سے سجاؤ کہ سارا سال قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے چلے جائیں۔ اپنی زندگی کے سال کے پہلے دن کو ہی ہمیں بلکہ زندگی کے ہر دن کو بابرکت بنانے کے لیے دعاؤں اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے ہم ہر سال کی مبارک باد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لیے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اُس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کی روحانی منازل کی طرف نشاندہی کروانے والا دن ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی تمام تر صلاحتیوں اور استعددوں کو بروئے کار کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اسی صورت میں ہمارے لیے مبارک بنیں گے۔ جب ان مقاصد کے حصول کے لیے ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دنیا و آخرت کے حسنہ سے نوازتا رہے۔ دنیوی اور اخروی ہر قسم کی آگ کے عذاب سے ہمیں بچائے۔ نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق دے اور (آنے والا) یہ سال بھی اور آئیندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لیے، افراد جماعت کے لیے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کے حسنہ لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حقیقی رنگ میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اس نور سے حصہ پاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے جو حضرت مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے۔ آمین

صدف علیم صدیقی۔ ریجائنا، کینیڈا

کینیڈا میں سالِ نو اور جماعتِ احمدیہ کا طرزِ عمل

اے نئے سال بتا، تجھ میں نیا پن کیا ہے؟
ہر طرف خلق نے کیوں شور مچا رکھا ہے

ہر احمدی کو نئے سال کے موقعہ پر جب وہ اپنے اردگرد لوگوں کو نئے سال کی خوشیاں مناتا دیکھتا ہے یا کسی کے یہ پوچھنے پر کہ تم نئے سال کو خوش آمدید کیسے کہتے ہو؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ واقعہ لازمی یاد آتا ہے۔ یہ ایک عملی اظہار ہے کہ ایک احمدی کو ہر موقع پر چاہے وہ کسی کو الوداع کہنا ہو یا خوش آمدید، کسی خوشی کو منانا ہو یا کسی غم سے دوچار ہو ہر حال میں اپنے سر کو اس خالق حقیقی کے آگے ہی جھکانا چاہیے۔خوشی کے موقع پر سجدہِ شکر اور تکلیف کے وقت صبر اور دعا کے ساتھ اس رحمان ذات کو پکارنا اور اس سے مدد طلب کرنا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا بھی بفضل تعالیٰ اُسی ذات پر یقین رکھتے ہوئے اسی کے آگے سربسجود رہتی ہے۔ دسمبر میں جہاں ان ملکوں میں کرسمس کے تہوار کو منانے کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں وہاں ہی نئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لیے بھی تقاریب کا انعقاد ہوتا ہے جن کو نیو ائیر پارٹیز کا نام دیا جاتا ہے جہاں بارہ بجنے پر ہر طرح کا لغو اور بیہودہ کام جائز قرار دے دیا جاتا ہے۔ شراب اور مختلف ڈرگز کے زیر اثر ایسے ایسے کام کیے جاتے ہیں جو نہ صرف خود انکے لیے باعث تکلیف ہوتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی اپنے اس عمل سے نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ وہاں ہی جماعت احمدیہ کینیڈا کے ممبران بھی نیا سال منانے کی تیاری کرتے ہیں شعبہ تبلیغ کی طرف سے ہر سال جماعت کے پیار بھرے پیغام ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اور دیگر نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد کے کارڈز افرادِ جماعت کینیڈا کو موصول ہوتے ہیں جو وہ کیک، مٹھائی، چاکلیٹ یا کسی اور کھانے کی چیز اور اپنی حیثیت کے مطابق تحفے تحائف کے ساتھ اپنے ہمسائیوں، اپنے کام کرنے والی جگہوں پر، اپنے غیر از جماعت دوستوں، اپنے بچوں کے اساتذہ اور انکے دوستوں کے گھروں میں بھجواتے ہیں۔ جن کا ان سب کے دلوں پر ایک اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ اس عمل پر نہایت خوشی کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔

لجنہ ممبرات کی ٹیم بنائی جاتی ہے جو ان تمام اسکولوں میں جہاں احمدی بچے بچیاں زیرِ تعلیم ہوتے ہیں ان اسکولوں میں چھٹیاں ہونے سے قبل یہ تحفہ پہنچا کر آئیں۔ اور اپنی جماعت کا تعارف بھی کروایا جاتا ہے۔ جس سے ان لوگوں کو جماعت کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہوتا ہے نیز ان سے مقامی جماعتوں کے اچھے روابط بھی پیدا ہوتے ہیں۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت ان خواتین اور بچوں کے لیے جو گورنمنٹ کے زیر کفالت ہوتے ہیں انکے استعمال کی اشیاء اور بچوں کے لیے کھلونوں، کتابیں اور کھانے پینے کی اشیاء افراد جماعت سے جمع کر کے ان تک پہنچائی جاتی ہیں۔جس پر وہ آرگنائزیشنز بے حد مشکور ہوتی ہیں۔افریقہ او دیگر غریب ممالک کے لیے بھی فنڈ ریزنگ کی جاتی ہے اور ان تک بھی تحائف بھجوائے جاتے ہیں۔

یکم جنوری کو صبح مساجد میں نمازِ تہجد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ درس قرآن و حدیث ہوتا ہے۔ نماز فجر کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور اسکے بعد خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے رکن وقارِ عمل کے لیے قریبی شہروں کے ان حصوں کی صفائی کے لیے جاتے ہیں جہاں گزشتہ رات کو نئے آمدہ سال کی خوشی میں جمع ہونے والے لوگوں نے راستوں اور سڑکوں پر کوڑاکرکٹ پھینکا ہوتا ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ، جو کہ لوگوں کی روحانی صفائی کے لیے قائم کی گئی ہے، کے ارکان ظاہری صفائی کے قیام میں بھی اپنا حق ادا کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہیں کہ:

صفائی نصف ایمان ہے۔

(صحیح مسلم، حدیث:223)

جماعت احمدیہ کینیڈا ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی بجالانے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے جو آپ نے نئے سال کے خطبہ جمعہ کے موقع پر کی۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’سال کا پہلا دن جمعہ کی وجہ سے مومن کے لئے تو اَور بھی اہم ہو گیا ہے کہ وہ اس دن کو اپنی دعاؤں سے سجاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، رات کو بھی اپنی عبادت سے زندہ کرتے ہوئے نئے سال کا استقبال کر رہے ہیں جو انتہائی برکت والے دن سے شروع ہو رہا ہے۔ جبکہ غیرمومن جس کو نہ جمعہ کی اہمیت کا علم ہے، نہ نئے سال کے استقبال کے طریقے کا پتہ ہے، اس کی صرف یہ غرض ہے کہ نئے سال کی پہلی رات اور گزرے سال کی آخری رات کو یہ وقت لہو ولعب، شور شرابا اور شراب کے جام پہ جام چڑھانے میں گزارنا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء)

پھر اسی خطبے میں آپ ہمیں دین و دنیا کی حسنات طلب کرنے کی دعا مانگنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرہ:202)

ترجمہ: اور انہی میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس یہ وہ حقیقی مومن ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دنیا کی حسنہ بھی مانگتے ہیں اور آخرت کی حسنہ بھی مانگتے ہیں۔ نئے سال کے شروع ہونے کی دعا میں صرف دنیاوی ترقیات ہی نہیں مانگتے بلکہ روحانی ترقی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔صرف اپنی بہتری کے لئے ہی نہیں سوچتے بلکہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی سوچتے اور دعا کرتے ہیں۔ پس تقویٰ پر چلنے والے اور حقیقی مومن جہاں دنیا کی حسنات کی تلاش میں ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ سے آخرت کی حسنہ کے حصول کی بھی دعا کرتے ہیں تا کہ یہ ہر دو حسنات جو ہیں انہیں آگ کے عذاب سے بچائیں۔ یہ ایک ایسی جامع دعا ہے جو عارضی حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے اور مستقل حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اپنے امام کے کامل اطاعت گزار رہیں اور سال کے ہر دن کو خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے گزارنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہر طرح کی لغویات اور بیہودگیوں سے بچا کر رکھے۔ ہماری اولاد در اولاد تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والی ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے اس دعائیہ شعر کے ساتھ اپنا نیا سال شروع کرتے ہیں۔ جو آپ نے اپنے بزرگ شوہر کی فرمائش پر اُن کے نئے سال کے کیلنڈر پر لکھنے کے لیے تحریر کیا تھا جس کو وہ ہمیشہ نئے سال کے کیلنڈر کے سرورق پر لکھتے تھے۔ اور اکثر احمدی گھروں میں بھی نئے سال کے کیلنڈر پر یہ شعر لکھا دکھائی دیتا ہے۔ میری والدہ بھی ہمیشہ یہ شعر اپنے کیلنڈر پر لکھا کرتی ہیں۔

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور رحمن کی رضامندی اور شیطان کے بچاؤ کے ساتھ داخل فرما۔ آمین ثم آمین

یا رب! یہی دُعا ہے ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو، انجام ہو بخیر

ڈاکٹر محمد احمد اشرف

یادِ رفتگان

مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ مرحوم

محترم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کے اچانک اِس جہانِ فانی سے رخصت ہو جانے کا ہم سب کو دلی افسوس اور دکھ ہے۔ یقیناً ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہی ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں ایک لمبا عرصہ اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے ہمیں اُن کی رفاقت نصیب رہی جو ہمارے لئے بلا شبہ ایک اعزاز ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب تحمل، بُردباری، عاجزی، سادگی، تعاون علی الخیر، اخلاص و وفا، صبر و استقامت اور ہمدردی خلق کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے۔ نہایت سکون اور اطمینان سے کام کرتے تھے۔ کسی سے کبھی ناراض ہوئے نہ ہی کسی کو کبھی ناراض کیا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ہم نے آپ کو کبھی دوسروں کے کاموں میں مداخلت کرتے نہیں دیکھا بلکہ اپنے کاموں کو آپ ہمیشہ دوسروں کی آسانی کے مطابق ترتیب دے لیا کرتے۔

اگرچہ افریقہ میں قریباً ہرقسم کے اور بہت بڑے بڑے آپریشنز نہایت کامیابی سے سالہاسال تک کرتے رہے تھے جن کی تصاویر بھی ہمیں آپ سے دیکھنے کا موقع ملا لیکن جب فضل عمر ہسپتال تشریف لائے تو شروع میں کئی روز تک خود آپریشن کرنے کی بجائے دیگر سرجنز کے کام کا بغور مشاہدہ کرتے رہے کہ اُن کے طریق ہائے سرجری کیا کیا ہیں اور مریضوں کے علاج میں اُن سے کس کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ رُتبے، تجربے اور عمر میں انسان بڑا ہو جائے تو کام کرتے ہوئے بالعموم کسی چھوٹے کے مشورے پر عمل کرنا تو درکنار، بسا اوقات سُننا تک گوارا نہیں کرتا۔ لیکن ڈاکٹر تاثیر صاحب اِس پہلو سے بھی نہایت بلند حوصلہ رکھنے والے وجود تھے۔ سرجری میں آپ کی معاونت کرنے والے جونیئر ڈاکٹر یا سٹاف نرس نے اگر دورانِ سرجری کوئی مشورہ دیا تو آپ نے کبھی برا نہیں منایا بلکہ اگر مناسب ہوتا تو بہت خوشدلی کے ساتھ اُس پر عمل کیا کرتے۔ سٹاف کو کئی مرتبہ فکر ہوتی کہ اتنا مشکل کیس کیسے ہو گا۔ لیکن آپ بہت اعتماد کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھتے اور بعض اوقات یہ بھی فرماتے کہ اب جو کرنے لگا ہوں اُسے دیکھ کر پریشان نہیں ہونا۔ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کیسے درست سمت میں میری رہنمائی فرما دیتا ہے۔ سرجری ختم ہونے کے بعد سرجری میں مدد فراہم کرنے والے سٹاف کا شکریہ ادا کرتے اور اُنہیں دعا دیتے۔

مریضوں کی ہمدردی اُن کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کئی مرتبہ ایسا دیکھا کہ مریض آپریشن تھیٹر میں مقررہ دن نہیں آ سکا۔ کسی اور دن یا بے وقت چلا آیا، تو ڈاکٹر تاثیر صاحب نے پھر بھی اُسے چیک کیا اور اُس وقت اُس مریض کے لئے جو کچھ ہو سکتا تھا کرنے کی کوشش کر کے اُس کی ہر ممکن مدد کی۔

اپنے علم و ہنر میں اضافے کی لگن اُن میں ہمیشہ دکھائی دیتی تھی۔ افریقہ میں قیام کے دوران جو کام وہاں کرنے کی سہولت میسر نہیں تھی یہاں ربوہ میں آنے کے بعد مختلف عوارض لاحق ہونے، بڑی عمر اور کمزوری کے باوجود جب بھی موقع ملتا اُنہیں سیکھنے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے۔ آپریشن تھیٹر میں کام کرتے ہوئے بھی کئی مرتبہ اُن کی طبیعت خراب ہو جاتی لیکن اکثر اوقات ہم نے یہی دیکھا کہ طبیعت جیسے ہی کسی قدر بحال ہوئی تاثیر صاحب دوبارہ کام میں مصروف ہو گئے۔ اپنے علم و ہنر میں اضافہ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اس کے استعمال پر محترم ڈاکٹر صاحب آخر دم تک کوشاں رہے۔

آپریشن تھیٹر کے سٹاف کی دلجوئی کے لئے گھر سے خاص طور پر تیار کروا کے پیزا اور دیگر کئی چیزیں لانا مجھے خوب یاد ہے۔ اسی طرح موسم گرما کے آغاز پر آموں کے تحفہ یا دیگر مواقع پر کھانے پینے کی دیگر اشیا سے بھی اپنے ساتھ کام کرنے والے سٹاف ممبرز کی ہمت اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ کفالت یکصد یتامیٰ کمیٹی کے ایک ذمہ دار عہدیدار کے ذریعہ معلوم ہوا کہ یتیم بچوں کی کفالت کے لئے ہر ماہ اُن کے پاس پہنچ کر ایک خطیر رقم خود جمع کروایا کرتے۔

اچانک آپ کے بچھڑ جانے پر خاکسار سمیت ہسپتال خصوصاً آپریشن تھیٹر کے سبھی افراد نہایت غمزدہ ہیں اور نہایت دکھی دل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ، محترم ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی اور محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کی خدمت میں دلی جذباتِ تعزیت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحمت سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اور آپ جیسے بےنفس، مخلص، ہمدرد، نافع الناس اور فرشتہ صفت واقفِ زندگی وجود ہمیشہ جماعت کو عطا ہوتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور خامیوں کو بھی اپنے خاص فضل سے دُور فرما دے، وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں کما حقہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں بھی آپ کی خوبیوں کو اپناتے ہوئے تقویٰ پر چلنے والا بنائے اور تا دمِ آخر ہمیشہ اُس کے پیار کی نظریں ہم پر پڑتی رہیں۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خطوط

الفضل کے درس نے ہمیں صبح جلد اٹھنے کا عادی بنا دیا ہے (غیر از جماعت پڑوسی)

- مکرمہ منزہ سلیم۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

میں اور میرے آباء الفضل اخبار سے بے انتہا محبت کرنے والے اور ہمیشہ ہی استفادہ کرنے والے رہے ہیں۔ میرے دادا حضرت چوہدری محمد حیات رضی اللہ تعالی عنہ صحابی حضرت مسیح موعود اور پردادا حضرت مولوی محمد اسماعیل رضی اللہ تعالی عنہ صحابی حضرت مسیح موعود اور ابا جان مکرم چوہدری احمد حیات مرحوم ومغفور اخبار کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے بلکہ اس میں باقاعدگی سے دعا کے لئے بھی لکھتے تھے۔ میری والدہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ (مرحومہ) کا وطیرہ تھا کہ روزانہ نماز فجر پڑھ کر تلاوت قران پاک اونچی آواز میں کرتیں اور اس کے بعد اخبار الفضل اونچی آواز میں پڑھ کر سب بچوں کو سناتیں۔ اور اس روحانی مائدہ سے بہت سے غیر احمدی ہمسائے بھی مستفید ہوتے تھے۔ ہمیں اس کا علم ایسے ہوا کہ ایک مرتبہ امی جان کی عدم موجودگی میں ایک ہمسائی آئیں اور پوچھا کہ آپ کی امی جان کہیں گئی ہوئی ہیں۔ میں گھبرا گئی کیوں کہ ابا جان کی وفات کے بعد ہم تنہا تھے اور بھائی چھوٹے تھے۔ خیر میں نے انہیں تسلی دی کہ چند ایک روز میں آجائیں گی مگر اگلے روز ایک اور ہمسائی نے امی جان کی بابت دریافت کیا تو میں نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ آپ کو کیسے علم ہوا کہ وہ گھر نہیں؟ تو کہنے لگیں روزانہ بعد از نماز فجر و تلاوت قرآن کریم آپ کی امی جان جو اتنا پیارا درس دیتی ہیں وہ ہم سب سننے کے عادی ہیں۔ اور کچھ دنوں سے ان کی آواز نہیں آئی تو ہمیں لگا کہ ہمارے گھروں سے برکت اُٹھ گئی ہے۔ آپ کی والدہ کی وجہ سے ہم صبح جلدی اُٹھنے کے عادی ہو گئے ہیں اور اب درس سنے بغیر گزارا نہیں۔ اس بات پر میں نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور الفضل دیتے ہوئے کہا کہ جب تک امی واپس نہیں آتیں آپ اس سے استفادہ کریں۔ سو قصہ مختصر گھر میں با آواز بلند تلاوت قرآن کریم اور بعد ازاں اخبار کا مطالعہ دائیں بائیں چاروں طرف جہاں تک انکی آواز پہنچتی تھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا رہا۔

اور ہمارا بچپن لڑکپن اخبار سنتے اور جب پڑھنے کے قابل ہوئے تو خود پڑھتے ہوئے گزرا۔ اور اب تک پڑھ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے ابا جان (مرحوم) اپنے بہت سے غیر احمدی دوستوں کو اخبار باقاعدگی سے پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دوستوں نے باقاعدہ اخبار لگوا رکھا تھا اور وہ الفضل کا مطالعہ کر کے ابا جان سے مختلف موضوعات پہ گفتگو کرتے بلکہ چند ایک تو خلیفہ وقت کی خدمت میں خطوط بھی ارسال کرتے تھے۔

اطفال کارنر

تقریر
میں اپنا ناصرات کا عہد کیسے پورا کرسکتی ہوں؟

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

سب سے پہلے ناصرات کے عہد پر یہ یاد دہانی ضروری ہے کہ بانی ذیلی تنظیمات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تمام ذیلی تنظیموں کے لیے عہد مقرر فرمائے، ناصرات الاحمدیہ یعنی 7 سال سے 15 سال تک کی احمدی بچیوں کے لیے جو عہد مقرر فرمایا اسے ہم اپنے ہر اجلاس میں تلاوت قرآن کے بعد اور نظم سے قبل کھڑے ہو کر دہراتے اور اس پر پابند رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ناصرات کا جو عہد میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کی پانچ شقیں ہیں۔

پہلی تین یوں ہیں کہ میں اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لیے تیار رہوں گی۔ اس میں مذہب کو فوقیت دی ہے جو اسلام ہے، دوسرے نمبر پر قوم کو رکھا ہے اور تیسرے نمبر پر وطن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم کو اپنی قوم تک پہنچا کر اپنے وطن عزیز کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ جو قومیں اپنی قومیت اور وطن کو اپنے مذہب پر فوقیت دیتی ہیں وہ ترقی نہیں کرسکتیں۔

چوتھے نمبر پر سچائی پر قائم رہنا ہے۔یعنی کبھی جھوٹ نہیں بولوں گی۔ نہ گھر میں نہ سہیلیوں سے نہ بہن بھائیوں سے اور احمدیت کی سچائی کو معاشرہ میں پھیلائیں گے۔

پانچویں اور آخری بات جس کا ہم اپنے عہد میں اقرار کرتے ہیں وہ خلافت احمدیہ کو دوام دینے کے لیے ہر وقت ہر قسم کی قربانی دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت سے نواز رکھا ہے۔جس کی برکات دائمی ہیں اور ہم سب اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جس کی حفاظت کے لیے ہم کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ناصرات کے معنوں کو مدنظر رکھ کر خلافت کے مدگار بنائے۔

(فرخ شاد)

بقیہ: دربارِ خلافت... از صفحہ 2

کہ اب بھی مرزا صاحب کی صداقت میں کوئی شبہ ہے۔ دل نے کہا بالکل نہیں۔ صبح کو مرزا صاحب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ تو کوئی فرشتہ آسمان سے اُترا ہے اور معمولی بدن کا انسان ہے اور اس کی ہر حرکت پر جان قربان کرنے کو طبیعت چاہتی تھی۔ جب حضور علیہ السلام سامنے آجاتے تھے، بے اختیار رونا آجاتا تھا اور گویا حضور معشوق تھے اور یہ ناچیز عاشق۔ بڑی خوشی سے بیعت کی اور خدا نے شیطان کے پنجے سے چھڑا کر مسیح کے دروازے پر زبردستی لا ڈالا۔ ورنہ میرے بگڑنے میں کیا کسر باقی رہی تھی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلدنمبر 7 صفحہ 219-220روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

حضرت قائم الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گاؤں کی مسجد سے نماز پڑھ کر اُٹھا ہوں تو لوگ کہہ رہے ہیں کہ ارے بھائی! ایک ایسی آفت آئی ہے کہ وہ تمام دنیا کو چَٹ کر جائے گی۔ میں بھی سن کر محسوس کر رہا ہوں کہ یہ تمام ہم لوگوں کو کھا جائے گی۔ سیاہ رنگ کی لکڑی سی ہے جو کہ تمام کھیتوں میں نظر آرہی ہے۔ میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ بھائی یہ تو ہم کو ضرور کھا جائے گی۔ کچھ خدا کو تو یاد کر لو۔ اُسی وقت (اُن آفتوں میں سے) ایک دو نے میرے دائیں ہاتھ کی انگلی پکڑ لی تو مجھے فکر ہوا کہ مجھے یہ نہیں چھوڑے گی۔ تو میں نے اس کیڑے سے پوچھا کہ کیا تم خدا کی طرف سے آئے ہو؟ اُس کیڑے نے انگلی پکڑ لی۔ اُس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا کیا مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں؟ اُس نے کہا وہ سچے ہیں۔ اگر تُو مرزا صاحب کو نہیں مانے گا تو ہم تمہیں ضرور کھائیں گے کیونکہ وہ صادق ہیں۔ بار بار تین دفعہ آواز آئی کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ وہ پھر کہتے ہیں کہ صبح اُٹھ کر میں نے اپنی اماں سے پوچھا کہ جمعہ کب ہے؟ انہوں نے کہا: پرسوں۔ چنانچہ جمعہ کے دن جا کر حضرت صاحب کی مَیں نے بیعت کر لی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلدنمبر 7 صفحہ 367خواب حضرت قائم الدین صاحبؓ بروایت سردار خان گجراتی صاحب)

(خطبہ جمعہ 12/ اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آج کی دعا

اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ

(القمر:11)

ترجمہ: میں یقینا مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

یہ قرآن مجید کی نصرت الٰہی مانگنے کی دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

(جامع ترمذی باب دعاء اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ حدیث: 3502)

ترجمہ: اے اللہ! اپنی وہ خشیت ہمیں نصیب کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے۔ اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔ اور ہمیں اپنے کانوں، اور اپنی آنکھوں اور قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے۔ اور ان قویٰ سے ہمارے وارث پیدا کر۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے خود ہمارا بدلہ لے۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر۔ ہمیں اپنے دین کے بارے میں مصیبت میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا دینا۔ نہ ہی علمی گھمنڈ کو ہمارا روگ بنانا۔ اور ہم پر ایسے لوگ مسلط نہ فرمانا جو ہم پر رحم نہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی کسی مجلس سے اپنے صحابہ کے لیے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں (مندرجہ بالا دعا)

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اسی طرح تمام دنیا کے مظلوم احمدیوں کے لیے بھی دعائیں کریں جن پر سختیاں کی جارہی ہیں پاکستان میں یا الجزائر میں یا کسی بھی ملک میں اللہ تعالیٰ ان کو بھی مخالفین اور اگر حکومتی کارندے ہیں تو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ دنیا کے تمام ضرورت مند لوگوں کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی جائز ضرورتوں کو پورا فرمائے، ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔عمومی طور پر دنیا میں ظلم کے خاتمہ کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم کا خاتمہ کرے اور خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے یہ لوگ ہو جائیں۔

(خطبہ عید الفطر بیان فرمودہ مورخہ 14 مئی 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ظفر اقبال ساہی۔ مبلغ سلسلہ سینیگال

امبور ہیپتال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سرجیکل اشیاء کی تقسیم

مورخہ 18نومبر 2021ء کو امبور سینیگال میں امبور شہر کے سب سے بڑے ہیپتال میں جماعت احمدیہ سینیگال کی طرف سے مندرجہ ذیل میٹیریل دیا گیا۔

Endoscopy for urology

Endoscopy for gastric surgery

Semi rigid and flexible ureter scope

اس سلسلہ میں ایک تقریب کا انعقاد محکمہ ہیلتھ ڈسٹرکٹ امبور کی طرف سے کیا گیا۔اس تقریب میں شہر کے میئر ،ریجنل ڈائریکٹر محکمہ ہیلتھ ،منسٹر ہیلتھ کے نمائندہ ،میڈیا نمائندگان اور دیگر اتھارٹیز نے شرکت کی ۔

میئر امبور فالوسیلا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے میں حضور پرنور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری درخواست قبول کی اور میٹیریل کے لئے آسٹریلیا احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کو ارشاد فرمایا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر لبیک کہا اور یہاں میٹیریل بجھوایا جس پر میں حضور کا شکر گزار ہوں۔حضور کو میں جرمنی اور لندن ملنے گیا تھا۔وہاں مجھے بہت عزت اور شرف عطا گیا اور میرا خیال رکھا گیا۔حضور سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں سکول اور ہیپتال کے لیئے جگہ دوں گا۔الحمد للہ مسجد تعمیر ہوگئی ہے اور اب ہیپتال بھی شروع ہو گا اور سکول بھی۔جماعت احمدیہ کا یہ ماٹو بہت ہی پیارا ہے محبت سب کے لیئے نفرت کسی سے نہیں۔اس کے علاوہ ڈائیرکٹر ہیپتال امبور نے بھی خطاب کیا اور شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس وقت اصل میں انسانیت کی خدمت کی ضرورت ہے اور جماعت کے اس عمل سے بہت خوش ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ اس پر عمل پیرا ہے اور پھر کارکنان کی آرگنائیزیشن کے صدر نے بھی خطاب کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت کے اس عمل سے ہیپتال کا تمام عملہ خوش ہے۔محترم امیر صاحب سینیگال بھی اپنے وفد کے ہمراہ ڈاکٹرز سے تشریف لائے تھے اور امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضور انور اور احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیاء کے شکر گزار ہیں ۔

خاکسار نے تمام مہمانوں کا جوکہ جماعت کی طرف سے شامل تھے ان کا تعارف کروایا اور ہیپتال انتظامیہ اور اتھارٹیز اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔آخر پر محکمہ صحت کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا جو تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کی گئی۔یہ تقریب بہت اچھی رہی الحمدللہ علی ذالك۔اس میٹیریل سے ہیپتال میں ایسے مریض جن کی اینڈوسکوپی کرنی مقصود ہوگی اور اسی طرح خاص طور پر یورالاجی کے مریض بھی فائدہ اٹھائیں گے۔انشاء اللہ۔آخر پر میئر امبور نے احمدیہ زندہ باد کے نعرے بھی لگوائے۔الحمدللہ۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

گھروں میں ذکر الٰہی

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا،وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(حدیقۃ الصالحین)

مرسلہ: محمد عمر تیاپوری، انڈیا

طلوع وغروب آفتاب

31 دسمبر 2021ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:36	17:49
مدینہ منورہ	05:42	17:44
قادیان	06:01	17:35
ربوہ	05:41	17:15
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:38	16:05